

زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ یہ سن کر اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس پر میں کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا (یعنی اپنے طور پر اضافہ نہیں کروں گا، اگر اللہ تعالیٰ کوئی اور حکم دیں گے تو اس کی تعمیل کروں گا)۔ یہ کہہ کر جب وہ چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو اس بات کی خواہش ہو کہ وہ جنتی آدمی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ اس شخص کو دیکھے۔ (متفق علیہ)

جس آدمی میں دین پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کا جذبہ ہو، وہ اس دنیا میں چلتا پھرتا جنتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے آپ کو اس دیہاتی جیسا بنا سکتا ہے۔ اس دیہاتی نے جس عزم کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر دین حق کے احکام پر چلنے کا اعلان کیا، اس عزم کا ہم بھی اظہار کریں۔ صرف نام کے مسلمان نہ رہیں، عملاً مسلمان بن جائیں تو یہ بڑا قیمتی سودا ہے، جنت کا سودا! اگر جنت کی قدر و قیمت ذہن میں ہو تو پھر اس کا شوق بھی ہوگا۔ جنت کیا ہے؟ وہ قیمتی نعمتیں جن کی مثال دنیا میں نہیں ہے۔ دنیا کی چیزیں جنت کی نعمتوں کے ساتھ صرف نام کی حد تک شریک ہیں۔ رہی حقیقت تو جنت کی چیزوں کی حقیقت جنت میں پہنچ کر ہی واضح ہوگی۔ جنت میں ادنیٰ درجے کے مومن کو اتنی جگہ ملے گی جو پوری دنیا کے برابر ہوگی۔ گویا اسے بادشاہت مل جائے گی، اور کیوں نہ ملے جس نے دنیا میں اللہ کی بادشاہت کو مانا، اسے قائم کرنے کے لیے جدوجہد کی، اللہ تعالیٰ اسے بادشاہت عطا فرمائیں گے۔



حضرت جابرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، اور تمام کاموں سے بڑھ کر بُرا کام بدعات ہیں (جو اپنی خواہش نفس کی بنا پر ایجاد کی جاتی اور انہیں رواج دیا جاتا ہے، یعنی خواہش کی بنیاد پر انسانوں کے اپنے گھڑے ہوئے، قوانین اور رسوم و رواج)، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

قرآن و سنت کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے اتارا ہے کہ ان پر عمل کیا جائے، اس کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگی بسر کی جائے، اور اس نظام کا بہترین نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ اسی لیے آپ کی سیرت کو تمام سیرتوں سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی حیاتِ طیبہ ماڈل ہے، اور آپ کے بعد صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، اولیاء عظام اور مجددین اُمت کی زندگیاں جو آپ کی سیرت پاک کے رنگ میں رنگی ہوئی ہیں، نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین سے آزاد زندگی بدعت کی زندگی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین سے آزاد نظام بدعت کے نظام ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **شوالا لمامور**، ”تمام کاموں سے بڑھ کر بُرے کام“ قرار دیا ہے۔ وہ ہمارے لیے ماڈل نہیں ہیں۔ ان کو ماڈل سمجھنا ان کو اپنانا اور ان کو اپنے ملک میں درآ مد کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی رُو سے بدترین جرم ہے۔ آج ہمارے ملک میں نظریہ پاکستان لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں ’لبرل ازم‘ کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور ملک کو لبرل بنانے کے نعرے لگ رہے ہیں۔ لبرل کا معنی دین سے آزادی، قرآن و سنت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے آزادی ہے، تو پھر ایسی صورت میں یہ لوگ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ دعویٰ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا کریں لیکن نظام وہ ہو جو دین سے اور آپ کی سیرت سے آزاد ہو۔ نظام مغرب یا مشرق سے درآ مد ہو، سرمایہ دارانہ نظام ہو یا سوشلزم یا کوئی بھی ہو، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعوے کی تردید کرتا ہے۔



حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔ (شرح السنۃ، کتاب الحجۃ، نووی، الربیعین نووی)

دنیا کے اندر جتنے ادیان ہیں ان کی دو ہی قسمیں ہیں: باطل ادیان، یعنی دینِ ہومی (خواہشِ نفس کے دین، اور دینِ حق ایک ہے اور وہ ہے دینِ ہدیٰ، دینِ حق، دینِ اسلام۔ آدمی اسی وقت مومن ہوگا جب اپنی خواہشِ نفس کو دینِ حق کے مقابلے میں چھوڑ دے گا اور اسی وقت مسلمان شمار ہوگا جب باطل نظام کو دینِ حق کے مقابلے میں چھوڑ دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں جو رہنمائی فرمائی ہے وہ ہمیشہ کے لیے ہے لیکن آج کے دور میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ آج عالم اسلام اس ہدایت کا محتاج ہے۔ اس ہدایت پر عمل ہو تو اسلامی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ دنیا میں اسلامی تحریک اس ارشاد کی تعمیل میں سرگرم عمل ہے۔ اس گروہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، ان کے مخالف ان کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔“